Fikr-o-Nasar (Islamabad) 42,43:4,1 (2005)

فکرونظر............ اسلام آباد جلد: ۴۲، ۴۳ شمارہ: ۴، ۱

کتاب	:	خاندان اور فرد
مصنف	:	خورشید احمد ندیم
ناشر	:	ادارہ برائے تعلیم و تحقیق، مکان نمبر ا، گلی نمبر ۳۰، جی ۶۔ ۱/۳، اسلام آباد
سال اشاعت	:	۲۰۰۴ء
صفحات	:	۸۶
قیمت	:	درج نہیں
تبصرہ نگار	:	ڈاکٹر محمد طاہر منصوری ☆

جناب خورشید احمد ندیم ملک کے ایک ممتاز دانشور اور صاحب طرز ادیب و قلمکار ہیں۔ وہ کئی کتابوں کے مصنف و مؤلف ہیں۔ وہ ادارہ برائے تعلیم و تحقیق سے وابستہ ہیں۔ ادارے کا ہدف ''ایک ایسے مسلم معاشرے کی تشکیل ہے جو رواداری، جمہوریت، پرامن بقائے باہمی اور آزادیٔ فکر کا مظہر ہو اور جہاں مکالمے اور تبادلۂ خیال کو ایک کلچر کی حیثیت حاصل ہو''۔ اس ادارے نے اسلامی تصورِ خاندان، مسلم عورت کے کردار، صنفی تعلقات (Gender Relations)، حدود قوانین، مسلم غیر مسلم تعلقات جیسے موضوعات پر ایک غیر روایتی اور جدید نقطۂ نظر متعارف کرانے کی کوشش کی ہے۔ یہ نقطۂ نظر بڑی حد تک حقوق انسانی (Human Rights) کے تصورات اور مسلم تحریکِ نسواں (Muslim Feminism) کے طرزِفکر سے متأثر ہے۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ صنفی تعلقات اور عورت کے کردار کے حوالے سے معاصر مسلم تحریک نسواں کا موقف اسلامی روایت سے بہت زیادہ ہٹا ہوا ہے اور اسی بناء پر اس تحریک کی نمائندہ خواتین، امینہ ودود، فاطمہ مرنیسی، عزیزہ حبری اور ملائیشیا کی سسٹرز ان اسلام کے خیالات کو مسلم معاشروں میں کوئی قابل ذکر پذیرائی حاصل نہیں ہو سکی۔

ادارہ برائے تعلیم و تحقیق نے مسلم سماج و معاشرت سے تعلق رکھنے والے کئی موضوعات پر نئے افکار و خیالات متعارف کروائے ہیں۔ مختلف مسائل پر اس نے مسلم تحریک نسواں کے نقطۂ نظر کو آگے بڑھایا ہے۔ تاہم ادارے نے ان افکار کے مطالعے کا نہ تو کوئی علمی منہج پیش کیا ہے اور نہ ہی ان کی صحت کو جانچنے کی کوئی کسوٹی فراہم کی ہے۔ بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حقوق انسانی کو ان افکار کو پرکھنے کی کسوٹی اور معیار بنایا گیا ہے۔

☆ ایسوسی ایٹ پروفیسر، ادارہ تحقیقات اسلامی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد

© Dr Muhammad Hamidullah Library, IIU, Islamabad. http://iri.iiu.edu.pk/

زیر تبصرہ کتاب ''خاندان اور فرد'' میں خورشید احمد ندیم صاحب نے اسلامی معاشرت کی ایک اہم اکائی کے طور پر خاندان کی اہمیت کو اجاگر کیا ہے۔ یہ بات کسی وضاحت کی محتاج نہیں کہ رشتہ ازدواج پر قائم ہونے والی اس اکائی کو ہر مذہب اور معاشرے میں احترام و تقدس کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ اس ضمن میں کی جانے والی قانون سازی کو ہر معاشرہ نہ صرف تسلیم کرتا ہے بلکہ اسے تحفظ فراہم کرتا ہے۔

اسلام کے تصور خاندان کے ضمن میں فاضل مصنف نے اسلامی خاندان کے اہم تصورات کو واضح کیا ہے اور نکاح کی اہمیت، محرمات نکاح کی حکمت، مہر کا فلسفہ، سرپرست کا اختیار نکاح، تعدد ازدواج، زوجین کے حقوق و فرائض جیسے مباحث پر روشنی ڈالی ہے۔ اسلامی عائلی قانون پر لکھتے ہوئے کئی مغربی اسکالر مہر کو عورت کی قیمت (Bridal Price) قرار دیتے ہیں۔ یہ عورت کی عزت و آبرو بلکہ انسانی شرف (Human Dignity) کے منافی تصور ہے۔ فاضل مصنف نے اس مغالطے کو رفع کرنے کی کوشش کی ہے اور عورت کے گم گشتہ اعتبار اور عزت و وقار کو بحال کیا ہے۔

مصنف کی یہ بات درست ہے کہ لڑکی کی رضامندی صحت نکاح کی ایک بنیادی شرط ہے اور یہ کہ سرپرست کو اس کے نکاح میں جابرانہ اختیار حاصل نہیں۔ تاہم ان کا یہ موقف درست نہیں کہ ولی کی اجازت اور اختیار کی شریعت میں کوئی بنیاد نہیں۔ ولی کی اجازت اور اختیار کے بارے میں صریح احادیث موجود ہیں۔ فقہ اسلامی میں اس حوالے سے تو اختلاف ہے کہ لڑکی اور اس کے سرپرست کی رائے میں تصادم کی صورت میں کس کی رائے کو فوقیت حاصل ہوگی۔ یا یہ کہ لڑکی کے نکاح میں سرپرست کی رائے کی حیثیت مشورے کی ہے یا حکم کی؟ لیکن اس بارے میں فقہاء کے درمیان کوئی اختلاف نہیں کہ لڑکی کے نکاح میں سرپرست کا ایک باقاعدہ کردار ہے۔ ہمارے خیال میں باپ، دادا کا اپنی لڑکی کے نکاح میں کردار مسلم معاشروں کی ایک تہذیبی قدر ہے۔ اس کے بغیر ایک مادر پدر آزاد معاشرہ ہی وجود میں آ سکتا ہے۔ لاہور ہائی کورٹ نے صائمہ وحید کیس ۱۹۹۷ء (پی ایل ڈی لاہور ۳۰۱) میں اسی موقف کا اظہار کیا ہے۔

مصنف نے لکھا ہے کہ شوہر کی موت کی صورت میں بیوی ایک سال تک شوہر کے گھر رہ سکتی ہے۔ اس کے ثبوت میں انہوں نے سورہ بقرہ کی آیت نمبر ۲۴۰ کا حوالہ دیا ہے۔ امر واقع یہ ہے کہ سورۃ بقرہ کی آیت ۲۳۴ نے مذکورہ آیت کے حکم کو منسوخ کر دیا ہے۔ آیت ۲۳۴ کی رُو سے بیوہ عورت کی عدت چار ماہ اور دس دن ہے، اور وہ اسی عرصے کے لیے نان نفقے کی مستحق ہے۔

مصنف نے اسلام کے تصور خاندان پر مغرب کے اعتراضات کا بھی جائزہ لیا ہے۔ اسلام کے تصور خاندان پر مغرب کا ایک بڑا اعتراض یہ ہے کہ یہ فرد کی آزادی پر غیرضروری قدغنیں عائد کرتا ہے۔ مصنف نے اس اعتراض کا یہ جواب دیا ہے کہ فرد کی آزادی کے ضمن میں مغرب کے مطالبات ایسے ہیں کہ انہیں دنیا کا کوئی مذہب اور مہذب معاشرہ تسلیم نہیں کر سکتا۔ مثلاً ہم جنسی یا جسم فروشی کو کوئی مذہب اور معاشرہ قبول نہیں کرتا۔

مجموعی طور پر خاندان کے اسلامی تصور پر یہ ایک اچھی کتاب ہے جس میں اسلام کا نقطۂ نظر بہت مدلل طریقے سے پیش کیا گیا ہے۔ اس کتاب نے اسلام سے منسوب کئی غلط فہمیوں کو رفع کیا ہے اور اس مقدمے کو کامیابی سے ثابت کیا ہے کہ اسلام کا تصور خاندان جوہری طور پر اس تصور سے مختلف نہیں جسے ہر مہذب معاشرے میں قبولیت عام حاصل ہے۔